مالیر میں سوا دو سو ایکڑ زمین سستی قیمت پر اس روپے سے لی گئی۔ جو کہ بعد میں انجمن کے لئے ایک نہایت قیمتی جائداد ثابت ہوئی اور انجمن نے اس کو لاکھوں میں فروخت کیا۔

امریکہ مشن کا قیام اپریل ۴۶ء میں امریکہ میں تبلیغی مشن قائم ہوا اور بشیر احمد صاحب منٹو سان فرانسکو کے لئے روانہ ہوئے۔ اسٹیشن پر مولانا محمد علی صاحب اور جماعت کے سب اکابرین نے ان کو الوداع کہی۔ یہ پہلا مشن تھا جو تبلیغی مراکز قائم کرنے کے سلسلے میں شروع کیا گیا۔

قرآن کا جاوی ترجمہ اپریل ۴۶ء میں بٹاویہ (انڈونیشیا) سے خبر آئی کہ قرآن کریم کا جاوی زبان میں ترجمہ بھی مکمل ہو گیا اور یہ انڈونیشیا کی اس جماعت نے کیا جو مرزا ولی احمد بیگ صاحب وہاں قائم کر آئے تھے۔ ڈچ ترجمہ کی طرح یہ بھی مولانا محمد علی صاحب کے انگریزی ترجمہ اور تفسیر سے ترجمہ کیا گیا تھا۔

ڈلہوزی کا آخری سفر آخر مئی ۴۷ء میں مولانا محمد علی صاحب کو بخار ہونے لگا تھا۔ اور اسی حالت میں آپ ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ جہاں پہنچ کر آپ کی تکلیف رفع ہو گئی۔ اس کے بعد جون ۴۷ء سے وہ زمانہ شروع ہوتا ہے جبکہ آپ نے انگریزی ترجمہ کی نظر ثانی کے کام کو ہاتھ میں لیا۔ اس کے ساتھ ملک میں ایک انقلاب آیا اور ہولناک فرقہ وارانہ فسادات کے اندر مملکت پاکستان کا قیام ہوا۔ اور مولانا محمد علی صاحب اور آپ کے اہل وعیال اور جماعت کے چند ایک اور احباب کو ڈلہوزی سے نہایت خطرناک حالات میں سے گذر کر پاکستان آنا پڑا۔ انکا ذکر آگے آئے گا۔

رمضان کے مجاہدات کی تلقین ان تمام سالوں میں مولانا محمد علی صاحب کے خطبات اور تحریرات میں ایک اور خصوصیت نظر آتی ہے۔ اور وہ ہر ماہ رمضان میں جماعت کو ایک مجاہدے کی تلقین ہے جو عموماً دو رنگ میں تھا۔ ایک تو خدا کے آگے گرنا اور نماز تہجد میں اشاعت اسلام اور قرآن کو پھیلانے کی توفیق کے لئے رونا اور دوسرے مالی قربانی۔ اس ضمن میں آپ نے اپنے اُن خطوط میں جو پیغام صلح میں چھپتے تھے۔ بڑی پُر درد اور رقت انگیز دعائیں لکھی ہیں۔ اور جماعت کے ہر فرد سے التجائیں کی ہیں کہ وہ کم از کم ماہ رمضان میں تہجد کو اپنے اوپر لازم کر کے خدا کے آگے گریں۔ مثلاً ستمبر ۳۹ء میں تین قسم کی دعائیں آپ نے تجویز کیں جو کہ ایک پوسٹر کی صورت میں اخبار کے متعدد پرچوں میں شائع ہوئی رہیں۔ اور وہ دعائیں یہ تھیں:۔

۱۔ ربوبیت الٰہی کے لئے دعا۔

الحمد للہ رب العٰلمین۔ اے خدا کہ تیری ربوبیت کائنات کے ذرّے ذرّے پر حاوی ہے۔ تُو نے انسانوں کو اُن کی جسمانی ربوبیت کے بہتر سے بہتر سامان عطا فرمائے ہیں۔ تو اب اپنی اس مخلوق کی جو تجھ سے دُور پڑی ہے۔ اور طرح طرح کی ظلمتوں میں گرفتار ہو کر اپنی ہلاکت کی طرف دوڑی جا رہی ہے۔ اپنے قرآن

کے ذریعے سے ربوبیت فرما۔ اور ان کے دلوں کو اس لذت سے آشنا کر جو تیرے در پہ گرنے سے ملتی ہے۔

اے خدا کہ جس نے محمد الرسول اللہ صلعم اور آپ کے ساتھیوں کو وہ بے نظیر کامیابی عطا فرمائی کہ ان کے ذریعے سے ملکوں اور قوموں کی کایا پلٹ دی۔ تو آج ہماری اور ہماری جماعت کی ربوبیت فرما کر اسے قرآن کو دنیا میں پہنچانے اور اسلام کو دنیا میں پھیلانے میں کامیابی کے بلند مینار پر کھڑا کر دے۔ اور ہمارے ہاتھوں سے اپنے دین کی تبلیغ کی وہ بنیاد رکھوا جس پر قیامت تک عمارت بنتی چلی جائے

۲۔ کفر پر غلبہ کی دُعا:۔ واعف عنّا۔ واغفرلنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین ۔ اے خدا۔ کفر دنیا پر غالب ہے۔ دنیا اور مال کی محبت انسانی دلوں کو اپنے قبضہ میں لے چکی ہے۔ جسمانی طاقت اور مادی سامانوں اور ظاہری زیب و زینت سے انسانوں کو گمراہی کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ مگر اے خدا تیرا وعدہ ہے کہ تو اسلام کو دنیا پر غالب کرے گا۔ تیرا وعدہ ہے کہ ایک عظیم الشان ضلالت اور گمراہی کے بعد لوگ پھر تیری طرف جھکیں گے۔ سو تو آج اپنے اس وعدے کو پورا فرما۔ اور حق کو باطل پر۔ اسلام کو کفر پر غالب فرما۔

اے خدا کفر اور ضلالت کی فوجیں بہت زور سے حملہ آور ہو رہی ہیں۔ تیری طاقت پہلے بھی کمزور انسانوں کے ذریعے سے ظاہر ہوتی رہی ہے۔ آج اس چھوٹی سی جماعت کے ذریعے سے اسے ظاہر فرما۔ ہم کمزور۔ گنہگار اور عاجز ہیں۔ مگر دل میں یہ تڑپ ہے کہ اسلام کفر پر غالب آئے۔ تو ہماری خطاؤں کو معاف فرما۔ ہماری حفاظت فرما۔ ہمیں ٹھوکروں سے بچا۔ تو ہمارا مددگار بن اور اسلام کی کمزور جماعت کو کفر کی بے پناہ طاقتوں پر غالب فرما۔ اے خدا تو قرآن کو دنیا میں غالب فرما۔ محمد الرسول اللہ کو غالب فرما۔ اسلام کو غالب فرما اور کفر اور ضلالت کی فوجوں کو مٹا دے۔

۳۔ اللہ تعالےٰ کی مدد کے لئے دعا:۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اے خدا ہم اپنی طاقت کے مطابق یہی کوشش کرتے ہیں کہ تیری ہی فرمانبرداری کریں اور تیرے نام کو اور تیرے کلام کو دنیا میں پہنچائیں۔ مگر ہم کمزور ہیں اور تیری فرمانبرداری کا حق ہم سے ادا نہیں ہوتا۔ سو تو ہماری مدد فرما اور اپنی فرمانبرداری کی زبردست قوت ہمارے اندر پیدا کر دے۔

اے خدا۔ تیرے نام کو دنیا میں پہنچانا وہ بلند کام ہے جس کے لئے تو اپنے خاص بندوں کو کھڑا کرتا رہا۔ اور تیری ہی مدد سے وہ اس عظیم الشان مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ایک ایسے ہی تیرے بندے نے ہمیں بھی اس کام پر لگایا ہے۔ مگر ہم تھوڑے ہیں۔ کمزور ہیں۔ سامان پاس نہیں۔ بیگانے

تو ایک طرف اپنے بھی ہماری مخالفت کرتے ہیں اور اس رستے میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ تو محض اپنے کرم سے ہماری دستگیری فرما اور اپنی وہ قوّت ہمارے اندر بھر دے جو تو اپنے پاک بندوں کے اندر بھرتا رہا ہے اور وہ نور ہمارے دلوں میں پیدا کر دے جس سے تو اپنے پاک بندوں کے سینوں کو منوّر کرتا رہا ہے

اے خدا۔ تیرے نام کو دنیا میں پہنچانا سب کاموں سے مشکل ہے اور جب بھی دنیا میں یہ انقلاب پیدا ہوا ہے کسی انسان یا کسی فوج کی قوّت سے پیدا نہیں ہوا بلکہ تیری نصرت اور تیری تائید سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے ہم تجھ سے اس مدد اور نصرت کے طالب ہیں جو تو اپنے پاک بندوں کو عطا فرماتا رہا ہے۔"

اسی طرح ستمبر ۴۰ء میں اپنے مکتوب "مجاہدہ کا مہینہ" میں آیتِ قرآنی والذّین جاھدوا فینا لنھدینّھم سبلنا کی تفسیر میں فرمایا کہ نتائج کا دینا یا نہ دینا خدا کا کام ہے ہمارا کام ڈھونڈنا ہے جدوجہد کرنا ہے۔ لیکن جدوجہد شرط ہے۔ موت تو ناگزیر چیز ہے۔ اگر وہ اس حالت میں ہم پر آئے کہ ہم اُس کے دین کے پھیلانے کے لئے رستے ڈھونڈ رہے ہوں تو اس سے بڑھ کر کامیابی اور خوشی کی موت بھی کوئی نہیں۔ ہم نہیں تو ہمارے بعد کام کو سنبھالنے والے کامیابی پالیں گے۔ دنیا میں وہ لوگ ہیں جو اپنے دنیوی مقاصد کے لئے خون اور آگ سے کھیل رہے ہیں۔ کیا ہم خدا کے دین کی توسیع کے لئے نسلِ انسانی کو روحانی رنگ میں مالدار کرنے کے لئے چار آنسو نہیں بہا سکتے۔ پھر فرماتے ہیں:۔

"ہماری دعا صرف ایک ہی ہو۔ اور وہ غلبۂ اسلام کے لئے ہو۔ جب ہم سورۂ فاتحہ پڑھیں تو اس وقت بھی یہی مقصد ہمارے سامنے ہو۔ الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین۔ اَے خدا تو سارے جہانوں کی ربوبیت فرماتا ہے۔ تو اِس وقت اُن لوگوں کی ربوبیت اپنے قرآن کے ساتھ فرما۔ جو تیری اس نعمت سے محروم ہیں۔ اور ہماری بھی ربوبیت فرما اور ہمیں وہ سامان عطا فرما جس کے ساتھ ہم تیرے قرآن کو اور تیرے نام کو دنیا میں پہنچا سکیں۔ ہاں۔ اس جماعت کی ربوبیت فرما جس نے تیرے اس روحانی رزق کو دنیا میں پہنچانے کا واحد مقصد اپنے سامنے رکھا ہے۔ الرحمٰن الرّحیم۔ تیرا رحم اتنا بڑا ہے کہ انسانی التجا کے بغیر بھی جوش میں آتا ہے اور تیرے ہی رحم سے انسان کی کوشش بھی بار آور ہوتی ہے۔ تو اپنی رحمانیت سے ان گمراہی میں پڑے ہوئے لوگوں کو اپنے قرآن کے ذریعے ہدایت دے۔ اور ہماری ناچیز کوششوں کو بھی بار آور فرما کہ ہم تیرے اس پاک پیغام کو ان لوگوں تک پہنچا سکیں۔ مالکِ یوم الدّین۔ خدایا ہم تیرے عاجز و نالائق بندے ہیں۔ ہمارے اندر۔ میرے اندر۔ میری جماعت کے اندر کمزوریاں بھی ہیں۔ تیرے حکموں کی نافرمانی بھی ہو جاتی ہے۔ تو ہماری کمزوریوں

اور نافرمانیوں کو اپنے مالکانہ اختیار سے معاف فرما اور ان کو ہمارے کوششوں کے بار آور ہونے میں روک نہ ہونے دیجئیو۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے نام کو دنیا میں بلند کرنا چاہتے ہیں۔ یہی ہماری زندگیوں کا مقصد واحد ہے۔ مگر ہم تھوڑے اور کمزور ہیں اور کام بہت بڑا ہے۔ ہم تھکے ماندے۔ کمزور۔ عاجز۔ گنہگار تیری ہی مدد مانگتے ہیں۔ تو ہی اس جماعت کو وہ نصرت عطا فرما جو اپنا نام دنیا میں پھیلانے والوں کو تو عطا فرمایا کرتا ہے۔ اھدنا الصّراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ تو اپنے بندوں پر بڑے بڑے انعام فرماتا رہا ہے۔ جنہوں نے تیرے نام کو دنیا میں بلند کرنا اپنی زندگیوں کا مقصد ٹھہرایا انہیں تو نے کبھی ناکام نہیں رکھا۔ پس تو ہمیں سیدھے راستے پر چلا کر وہی انعام عطا فرما جو تو پہلوں کو عطا فرماتا رہا ہے۔ اپنی نصرتوں کی ہوا ہمارے لئے اسی طرح چلا جس طرح تو نے ان کے لئے چلائی تھی اور اپنے فضلوں کے دروازے ہم پر اسی طرح کھول دے۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضّالین۔ اے آقا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم دنیا کو غرض بنا کر دین کو پھیلانا ہی چھوڑ دیں جیسا کہ آج مسلمانوں کی حالت ہو گئی ہے۔ یا غلو کر کے ایک غلط عقیدہ کی ترویج کے لئے اپنی طاقتوں کو تباہ کر دیں جیسے آج ہمارے قادیانی دوستوں کی حالت ہو گئی ہے۔"

اسی طرح سورہ بقرہ کی آخری آیات میں جو زبردست دعا ہے۔ اس کے ہر فقرہ کے ساتھ ساتھ اپنی اسی والی کیفیت اور تڑپ کا اظہار کیا ہے۔ اور فانصرنا علی القوم الکافرین پر اس کو یوں ختم کیا ہے۔

"اے خدا تیرا وہ پاک کلام جو تمام دنیا کی ہدایت کے لئے نازل ہوا تھا اس کے اپنے نام لیوا بھی اسے دنیا میں پہنچانے کا نام نہیں لیتے۔ مگر تیرا وعدہ ہے کہ تو اسے دنیا میں غالب کریگا۔ ہمیں بھی تیری ہی طرف سے ایک آواز دینے والے کی آواز پہنچی اور ہمارے ناتواں ہاتھوں نے اس عظیم الشان بوجھ کو اٹھانے کے لئے قدم اٹھایا۔ ہمارے مردہ دلوں میں اسی آواز سے حرکت پیدا ہوئی۔ مگر شرک کے مقابل پر ہماری جماعت کی حالت ایسے ہے جیسے پہاڑ کے سامنے چیونٹی۔ ہاں تیرے وعدے نے ہمارے دلوں میں قوت پیدا کی ہے۔ تیری نصرت کے ہم سب سے زیادہ محتاج ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم نالائق ہیں اور تیری نصرت کے اہل نہیں۔ مگر اے خدا۔ تیرا دین۔ تیرا قرآن۔ تیرا رسول تیری نصرت کے اہل ہیں۔ تو ان کی آج بھی اسی طرح نصرت ہمارے ناتواں ہاتھوں میں کام کرنے والی ہو۔ تیرا نور ہمارے تاریک دلوں میں روشنی پیدا کرنے والا ہو۔ اور ہم تیرے وعدہ کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا ہوا دیکھیں۔" (پیغام صلح ۲۶ ستمبر ۱۹۴۰ء)

ستمبر ۱۹۴۲ء میں یہ بیان کرتے ہوئے کہ رمضان صرف بھوک اور پیاس کی شدت برداشت کرنے کا